شب و روز
دعوت اسلامی کے

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما

کی عظمت وشان پر 40 احادیث کا مجموعہ

قُرَّۃُ العَینَین فِی تَذکِرَۃِ الحَسَنَین رضی اللہ عنہما

اربعینِ حسنین

پیشکش شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

news.dawateislami.net
Islamic Research Center
(Al Madina Tul Ilmia)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج 1، ص 40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ: قُرَّۃُ الْعَیْنَیْن فِیْ تَذْکِرَۃِ الْحَسَنَیْن رضی اللہ عنہما (اربعینِ حسنین)

مؤلف: مولانا ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

شرعی تفتیش: مولانا عبد الماجد عطاری مدنی (جامع مسجد کنز الایمان، بابری چوک گرومندر، کراچی)

پروف ریڈنگ: مولانا عمر فیاض عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

صفحات: 33

اشاعتِ اول: (آن لائن): محرم الحرام ۱۴۴۴ھ، اگست 2022ء

پیشکش: دعوتِ اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

shaboroz@dawateislami.net

شب و روز دعوت اسلامی کے

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما

کی عظمت وشان پر 40 احادیث کا مجموعہ

قُرّۃُ العَینَین فِی تَذکِرَۃِ الحَسَنَین رضی اللہ عنہما

اربعینِ حسنین رضی اللہ عنہما

مؤلف

مولانا ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

فہرست

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط اَمَّا بَعۡدُ !

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

دس رحمتیں نازل ہوں گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ عَشۡرًا یعنی جو مجھ پر ایک بار دُرُود پڑھے، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (مسلم، ص172، حدیث:912)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مقدّمہ

سیّدِ السّادات، فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات جناب محمد مصطفٰی، اَحمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی اور پیاری صاحبزادی خاتونِ جنّت حضرت سیّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کی مقدّس اَولاد میں سے دو صاحبزادے حضرت سیّدِ الاَسخیاء امام حَسَن مُجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ اور حضرت سیّدِ الشہداء امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ اپنے فضائل ومناقب اور شرف وکمال کی بناء پر اہلِ بیتِ اَطہار میں بھی ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ سلطانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ان دونوں شہزادوں کے وقتِ پیدائش ان کے کان میں اَذان دینا، ان کے نام رکھنا، عقیقہ فرمانا، ان سے محبت فرمانا، ان کی محبت کو اپنی محبت قرار دینا، انہیں اپنا بیٹا کہنا، انہیں چُومنا، سُونگھنا، اُٹھانا، سینے سے لگانا، انہیں اپنے مبارَک شانوں اور نورانی پُشت پر سوار کرنا وغیرہ کا بیان تفصیل اور کثرت کے ساتھ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔

چنانچہ شارحِ بخاری امام بدر الدین عینی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:
"فَضَائِلُھُمَا لَاتُعَدُّ وَمَنَاقِبُھُمَا لَاتُحَدُّ"۔[1] یعنی، حضراتِ حَسَنَین کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا کے نہ تو فضائل کا کوئی شُمار ہے اور نہ ہی ان کے مناقب کی کوئی حد و اِنتہاء ہے۔

قُدرت نے ان دونوں شہزادوں کو یہ شرف بھی بخشا ہے ان کے ذریعہ نسلِ مصطفیٰ اور آلِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک سلسلہ چلا ہے۔ آج دُنیا میں موجود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک آل کے افراد یعنی سیّد حضرات یا تو حَسنی ہیں یا حُسینی۔

اَحادیثِ مبارکہ میں ویسے تو امام حَسن اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا کے فضائل و مناقب کا بیان الگ الگ بھی ملتا ہے، لیکن اکثر مقامات پر ان دونوں شہزادوں کے فضائل کا بیان ایک ساتھ ملتا ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ علما و شارحینِ حدیث نے یہ بیان فرمائی ہے کہ منفرد اور جُداگانہ فضائل کے ساتھ ساتھ اکثر فضائل میں یہ دونوں ہستیاں باہم شریک ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں کئی اَحادیثِ مبارکہ میں حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا کا ذکر ایک ساتھ ملتا ہے اور محدّثینِ کرام نے بھی اپنی کتابوں میں ان حضرات کے فضائل سے متعلّق الگ الگ اَبواب کے ساتھ فضائل و مناقب کے مشترکہ اَبواب بھی قائم فرمائے ہیں۔ صحیح بخاری شریف میں بھی امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضراتِ حَسَنَین رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا کے فضائل کا مشترکہ باب قائم فرمایا ہے۔
شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ:
"اکثر فضائل میں یہ (امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ) اپنے برادر عالی وقار (امام حسن رَضِیَ اللہُ

1..."عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری"، 16/358

عَنْہ) کے شریک ہیں۔ اسی لیے امام بخاری نے ان دونوں حضرات کے مناقب ایک ساتھ ذکر فرمائے۔"[2]

زیرِ نظر رسالہ بھی سیِّدَین، جَلیلَین، سعیدَین، شھیدَین، عظیمَین، قَمَرَین، مُنیرَین، نَیِّرَین، زاھرین، باھِرین، طَیِّبَین، طاھِرَین حضراتِ حَسنَین کریمَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے فضائل ومناقب پر مشتمل 40 اَحادیث و روایات کا خوبصورت مجموعہ اور گلدستہ ہے۔ اِس رسالے کا نام "**قُرُوْرَۃُ الْعَیْنَیْن فِیْ تَذْکِرَۃِ الْحَسَنَیْن** رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا" بنام "**اربعینِ حسنَین**" تجویز کیا گیا ہے۔ اِس رسالے میں بھی نقل کردہ اکثر اَحادیث حضراتِ حَسنَین کریمَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے مشترکہ فضائل پر مشتمل ہیں۔ تاہم کچھ اَحادیث ان حضرات کے جُدا جُدا فضائل پر بھی نقل کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے راقم الحروف کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہِ بے نیاز میں شرفِ قبولیت بخشے۔ اس تحریر کو راقم اور قارئین کے حق میں نانائے حسنین، شافعِ اُمم، نبیِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت کا وسیلہ و ذریعہ بنائے۔ بتقاضائے بشریت اور علمی بے بضاعتی کے سبب اِس رسالے میں جو بھی کمی یا کوتاہی رہ گئی ہو تو ربّ کریم اپنے عفو و کرم سے اُسے معاف فرمائے۔ آمین بجاہ جدِّ الحسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

سگِ درگاہِ اعلیٰ حضرت: ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

2... "نزھۃ القاری" 4/ 477
"فتح الباری شرح صحیح البخاری"، ۷/ ۱۱۹، ملخصاً

سیِّدُ الاَسخیاء امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تعارف

سیِّدُ الاَسخیاء، امامِ عالی مقام حضرت سیِّدُنا امام حَسَن **مجتبیٰ** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ولادت 15 رَمضان المبارَک سن 3 ہجری کو مدینۂ منوَّرہ میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مبارَک نام: **حَسَن**، کُنیت: **ابو محمد** اور اَلقاب: تَقی، سیِّد، سِبطِ رسول اللّٰہ، سِبطِ اکبر اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پھول) ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو "**آخر الخُلفاء بالنص**" بھی کہتے ہیں۔ حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نام **حَسَن** رکھا اور ساتویں روز آپ کا عقیقہ فرمایا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا گیا کہ بالوں کے وزن کی چاندی صَدَقہ کی جائے۔[3]

امام شمس الدین ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "**سِیَرُ اَعلامِ النُّبلاء**" میں امامِ عالی مقام سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے اَلقابات یوں ذکر فرماتے ہیں: "اَلْاِمَامُ السَّیِّدُ، رَیْحَانَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسِبْطُہُ، وَسَیِّدُ شَبَابِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ، أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ، الْھَاشِمِیُّ، الْمَدَنِیُّ، الشَّھِیْدُ۔"[4]

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو زہر دیا گیا۔ اس زہر کا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر ایسا اثر ہوا کہ آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارِج ہونے لگیں، 40 روز تک آپ کو سخت تکلیف رہی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا وصال 5 ربیع الاوّل 50 ہجری کو مدینہ شریف میں ہوا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وفات 40ھ میں

3... "امام حَسَن کی 30 حکایات"، ص3، ملخصاً
"سوانح کربلا"، ص91-92، ملخصاً

4... "سیر اعلام النبلاء"، ٤٧-الحسن بن علی، 3/245-246

ہوئی۔ شہادت کے وقت حضرت سیِّدنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر مبارک 47 سال تھی۔ حضرت سیّد الشہدا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مدینۂ منوَّرہ کے گورنر حضرت سیِّدنا سعید بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھایا اور انہوں نے سیِّد الاسخیاء امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[5]

حَسَنِ مُجتبیٰ سیِّدُ الاَسْخِیَا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام
اَوجِ مِہرِ ہُدیٰ مَوجِ بَحرِ ندیٰ
روحِ رُوحِ سَخاوت پہ لاکھوں سلام[6]

سیِّد الشہدا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تعارف

سیِّدُ الشُّہدا، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام حضرت سیِّدنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وِلادت 5 شعبان المعظَّم سن 4 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نامِ مبارک: **حُسین**، کُنیت: **ابو عبد اللہ** اور اَلقاب: سِبطِ رسولُ اللہ، اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پھول) ہیں۔[7]

امام شمس الدین ذہبی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "سِیَر اَعلام النُبلاء" میں امامِ عالی مقام سیِّدنا امام حُسین کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے اَلقابات یوں ذکر فرماتے ہیں: "اَلْإِمَامُ الشَّرِیْفُ الْکَامِلُ، سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَرَیْحَانَتُہُ مِنَ

5... "امام حَسَن کی 30 حکایات"، ص24-25، ملخصاً

6... "حدائق بخشش"، ص309

7... "امامِ حُسین کی کرامات"، ص2، ملخصاً

الدُّنْيَا، وَمَحْبُوْبُهُ۔ "[8]

سیّدُ الشُّہدا، امامِ عالی مقام حضرت سیّدِنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے 10 محرّم الحرام سن 61 ہجری، بروز جمعہ اسلام کی سربلندی اور تحفظ کی خاطر یزید پلید کے خلاف جہاد کرتے ہوئے کربلا کے میدان میں 56 سال 5 ماہ 5 دن کی عمر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[9]

واقعۂ کربلا اور سیّدُ الشُّہدا، امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت سے متعلّق مسلمانوں کے سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ شارحِ بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ: "کربلا کی جنگ میں سیدنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے، اور یزید باطل پر، اس پر اہلِ سنّت کا اتفاق ہے کہ یزید فاسق و فاجر تھا۔"[10]

یزید پلید کے بارے میں اہلِ سنّت وجماعت کے مَوقِف کو بیان کرتے ہوئے مجدّدِ اعظم، امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "یزید پلید علیه مایستحقه من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنّت فاسق وفاجر وجَرِی علی الکبائر تھا، اس قدر پر ائمہ اہلِ سنّت کا اِطباق واتفاق ہے۔"[11]

8... "سیر اعلام النبلاء"، ٤٨ - الحسین الشھید، 3/280

9... "سوانح کربلا"، ص170، ملخصاً

10... "فتاوی شارح بخاری"، 2/66

11... "فتاوی رضویہ"، 14/591

مزید فرماتے ہیں: ”اس (یزید پلید) کے فِسق وفُجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم (حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ) پر الزام رکھنا ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنّت کے خلاف ہے اور ضلالت (گمراہی) وبد مذہبی صاف ہے، بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصوَّر نہیں جس میں محبتِ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شمّہ ہو۔“[12]

شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عِصمَت پہ لاکھوں سلام
اس شہیدِ بَلا، شاہِ گلگوں قَبا
بیکسِ دَشتِ غُربَت پہ لاکھوں سلام[13]

قُرُوْرَۃُ الْعَیْنَیْنِ فِیْ تَذْکِرَۃِ الْحَسَنَیْنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا
بنام ”اَربعینِ حَسنین“
آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دو پھول

(1) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا“۔[14]

”إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا“۔[15]

سلطانِ کائنات، مفخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”حَسَن اور حُسین دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“

12... ”فتاوی رضویہ“، 14/592

13... ”حدائق بخشش“، ص310

14..... ”صحیح بخاری“، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ص921، حدیث:3753

15... سنن ترمذی، ابواب المناقب، مناقب ابی محمد الحسن بن علی۔۔۔الخ، 4/518، حدیث:4124

شرحِ حدیث

”اس فرمان نبوی کا مطلب یہ ہے کہ حضرت حسن و حسین دنیا میں جنّت کے پھول ہیں جو مجھے عطا ہوئے ان کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی ہے اس لیے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم انہیں سُونگھا کرتے تھے اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرماتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا رَیْحَانَیْنِ۔ اے دو پھولوں کے والد۔“[16]

”جیسے باغ والے کو سارے باغ میں پھول پیارا ہوتا ہے ایسے ہی دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں میں مجھے حضراتِ حسنین کریمین پیارے ہیں۔ اَولاد پھول ہی کہلاتی ہے سارے نواسی نواسوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں فرزند بہت پیارے تھے۔“[17]

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پُھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مِثالِ گل[18]

دو محبوب پھول

(2) عَنْ سَعْدٍ یَعْنِی ابْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَتُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: ”وَمَالِيْ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَاىَ۔“[19]

16... مرآۃ المناجیح، 8/462

17... مرآۃ المناجیح، 8/475

18... حدائق بخشش، ص77

19... مجمع الزوائد، کتاب المناقب، ۲۱-باب: فیما اشترك فیه الحسن والحسین، الخ، 18/512، حدیث:15070

حضرت سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں اس حال میں رسولِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہِ ناز میں حاضر ہوا کہ حضرت حَسَن اور حضرت حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شِکمِ اَقدس (پیٹ مبارک) پر کھیل رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا آپ ان دونوں (شہزادوں) سے محبت فرماتے ہیں؟ تو محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"میں ان دونوں سے محبت کیوں نہ کروں! یہ دونوں تو میرے پھول ہیں۔"**

مشابہتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو شاہکار

(3) عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: "اَلْحَسَنُ أَشْبَہَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ إِلَی الرَّأْسِ، وَالْحُسَیْنُ أَشْبَہَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔"[20]

حضرت سیّدُنا مولا علی مشکل کُشا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: "حَسَن سینے سے سر تک رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت مشابہ تھے اور حُسین اِس سے نیچے کے حصّے میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بہت مشابہ تھے۔"

ایک سینہ تک مُشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سِبطین ان کے جاموں میں ہے نِیا نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا[21]

.... "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، وممارویٰ ابو سھیل۔۔۔الخ، 3/286-287، حدیث: 1078

20... سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب۔۔۔، 4/521، حدیث: 4133

21... حدائق بخشش، ص249

دو ہمشکلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(4) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[22]

حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا حَسَن اور جناب سیِّدنا حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا رسولِ بے مثال و باکمال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ (شکل و شباہت میں) سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

شرحِ حدیث

"دونوں شہزادے بہ نسبت دوسرے اَفراد کے اپنے جدِّ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور ان دونوں میں حضرت امام حسن مجتبیٰ بہ نسبت امام حسین کے زیادہ مشابہ تھے، جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت امام حسین مطلقاً سب سے زیادہ مشابہ تھے۔"[23]

مَعدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثَقَلَین
اس نُور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حَسَنَین
تَمثِیل نے اس سایہ کے دو حِصّے کیے
آدھے سے حَسَن بنے ہیں آدھے سے حُسین[24]

22… الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف الحاء، ۱۷۲۹-الحسین بن علی۔۔۔ الخ، 68/2

23… نزھۃ القاری 480/4

24… حدائق بخشش، ص444

جنّتی جوانوں کے دو سردار

(5) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔"[25]

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ عَنْه فرماتے ہیں کہ سیِّد الکُل، امام الرُّسُل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "**حَسن اور حُسین جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔**"

شرحِ حدیث

"یعنی جو لوگ جوانی میں وفات پائیں اور ہوں جنّتی حضرت حسنین کریمین ان کے سردار ہیں، ورنہ جنّت میں تو سب ہی جوان ہوں گے۔"[26]

اگلے پچھلے جنّتی نوجوانوں کے دو سردار

(6) "وَلَا تَسُبُّوا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ۔"[27]

سرورِ ذیشان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "حَسن اور حُسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کو گالی نہ دو (یعنی بُرا بھلا نہ کہو)! کیونکہ وہ دونوں اگلے پچھلے تمام جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

25... سنن ترمذی، ابواب المناقب، مناقب ابی محمد الحسن بن علی۔۔۔ الخ، 4/517، حدیث: 4121

26... مرآۃ المناجیح، 8/475

27... تاریخ مدینۃ دمشق "المعروف بابن عساکر"، حرف العین فی آباء من اسمہ الحسین، ۱۵۶۶-الحسین بن علی۔۔۔ الخ، 14/131

جنّتیوں کے سات سردار

(7) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ”نَحْنُ وَلَدَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَنَا، وَحَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْمَهْدِيُّ۔“[28]

حضرت سیّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّد الکُل، امام الرُّسل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: "ہم حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اَولاد جنّتوں کے سردار ہیں، یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حَسن، حُسین اور مَہدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَسَلَّم۔“

نامِ حَسن و حُسین کی خصوصیت

(8) قَالَ عَلِيٌّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: كُنْتُ رَجُلًا أُحِبُّ الْحَرْبَ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ هَمَمْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ حَرْبًا، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ هَمَمْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ حَرْبًا، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُسَيْنَ، وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنِّي سَمَّيْتُ ابْنَيَّ هَذَيْنِ بِاسْمِ ابْنَيْ هَارُوْنَ شَبَّرَ وَشُبَيْرَ۔“[29]

حضرت سیّدُنا علی مُشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: میں حَرب (جنگ) کو پسند کرنے والا شخص تھا۔ جب حَسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیدا ہوئے تو میں نے اِرادہ کیا ہے ان کا نام "حَرْب" رکھوں، لیکن رسولِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کا نام ”حَسَن“" رکھا۔ پھر جب حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام "حَرْب" رکھنے کا اِرادہ

28… سنن ابن ماجہ، ابواب الآیات، باب: خروج المھدی، 4/ 35، حدیث: 4119

29… المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶-الحسین بن علی۔۔۔ الخ، 3/ 101، حدیث: 2777

کیا، مگر شاہِ اِنس و جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کا نام "**حُسین**" رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام (حسن اور حُسین) حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دونوں بیٹوں شَبَّر اور شُبَیْر کے ناموں پر رکھے ہیں۔

دو نایاب نام

(9) رُوِیَ عَنِ ابْنِ الْأَعْرَابِیِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: إِنَّ اللّٰہَ حَجَبَ اسْمَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ حَتّٰی سَمّٰی بِہِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَیْہِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ۔ (30)

مفضّل سے روایت ہے: "بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَسن اور حُسین کے ناموں کو محجوب (پوشیدہ) رکھا، یہاں تک کہ رسولِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے دونوں بیٹوں (نواسوں) کا نام حسن اور حُسین رکھا۔"

اَذانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی برکات

(10) عَنْ أَبِیْ رَافِعٍ: "أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِیْ أُذُنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حِیْنَ وُلِدَا، وَأَمَرَ بِہٖ"۔ (31)

حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی ذیشان، سرورِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت حسن اور حضرت حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی وِلادت کے وقت ان کے کانوں میں اَذان دی اور اس کا حکم دیا۔

30... اسد الغابۃ، باب الحاء والسین، ۱۱۶۵-الحسن بن علی، 2/13

۔۔۔الشرف المؤبد، ما ورد فی فضل الحسنین معا رضی اللہ عنہما، ص 75

31... المعجم الکبیر للطبرانی، علی بن الحسین عن ابی رافع، 1/313، حدیث: 926

حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا کا عقیقہ

(11) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ''أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ، وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا''۔[32]

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: سرورِ ذیشان، راحتِ قلب و جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (اپنے دونوں نواسوں) حسن اور حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی طرف سے ایک ایک دُنبہ (عقیقہ میں) ذبح فرمایا۔

محبوب ترین اَولادِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

(12) أَنَّہُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، یَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَيُّ أَھْلِ بَیْتِكَ أَحَبُّ إِلَیْكَ، قَالَ: ''اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ''. وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَۃَ ''اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ''، فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا إِلَیْہِ۔[33]

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سرورِ دو عالَم، حُسنِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: اہلِ بیت میں سے آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''حسن اور حسین'' اور حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے فرماتے تھے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم انہیں (حسن و حسین کو) سُونگھتے تھے اور اپنے سے لپٹاتے تھے۔

32... سنن ابو داود، کتاب الاضاحی، باب فی العقیقۃ، 5 / 41، حدیث: 2830

33... سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب۔۔۔، 4 / 519، حدیث: 4126

شرحِ حدیث

"محبت کی بہت (سی) قسمیں ہیں: اَولاد سے محبت اور قسم کی ہے، اَزواج سے اور قسم کی، دوستوں سے اور قسم کی۔ اَولاد میں حضراتِ حسنین بہت پیارے ہیں، اَزواج میں حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ محبوبِ ربُّ العالمین ہیں، دوست و اَحباب میں حضرت ابو بکر صدیق بہت پیارے ہیں (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن)۔"[34]

پنج تن پاک اور چادرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(13) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً، ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَ حَامَّتِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا،" فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: "إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ"[35]

حضرت سیّدَتُنا اُمّ المؤمنین اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا سے روایت ہے: سیِّدِ السَّادات، باعثِ تخلیقِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے حضراتِ حَسن، حُسین، علی اور فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن کو اپنی چادرِ مقدّس میں لے کر (ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں) یہ دُعا کی: "اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت اور مخصوصین ہیں، ان سے رِجْس و ناپاکی دُور فرما اور انہیں پاک کر دے اور خوب پاک۔" (یہ دُعا سُن کر) حضرت اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "تم بہتری پر ہو۔"

34... مرآۃ المناجیح، 8/477-478

35... سنن ترمذی، ابواب المناقب، ۱۲۹-ماجاء فی فضل فاطمۃ رضی اللہ عنہا، 4/560، حدیث:4228

محبتِ پنج تن پاک کا انعام

(14) عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، قَالَ: "مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔[36]

حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللهُ عَنْه ذکر فرماتے ہیں: رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حَسَن اور حُسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: "جس شخص نے مجھ سے، ان دونوں سے، ان کے والد (حضرت علی) اور ان کی والدہ (حضرت فاطمہ) سے محبت کی تو وہ بروزِ قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں (جوار میں خادمانہ شان کے ساتھ) ہو گا۔"

محبتِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نرالا انداز

(15) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ،: "أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ، حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ"۔[37]

حضرت سیّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے: جانِ کائنات، سیّدُ السَّادات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حَسَن و حُسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْن سے اِرشاد فرمایا: جو تم سے صُلح کرے میں اُس سے صُلح کرنے والا ہوں اور جو تم سے لڑے میں اُس سے لڑنے والا ہوں۔

36... سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب۔۔۔، 4/ 501، حدیث: 4084

37... سنن ابن ماجہ، کتاب اتباع سنۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب: فضائل الحسن والحسین۔۔۔ الخ، 1/ 234، حدیث: 144

4 بہترین ہستیاں

(16) عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ رِجَالِكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَخَيْرُ شَبَابِكُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَخَيْرُ نِسَائِكُمْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ"۔[38]

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِ رحمت، شافعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "تمہارے مَردوں میں بہترین علی بن ابو طالب ہیں، تمہارے نوجوانوں میں بہترین حسن اور حُسین ہیں اور تمہاری خواتین میں بہترین فاطمہ بنتِ محمد ہیں رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔"

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دو نورِ نظر

(17) عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا"۔[39]

حضرت سیِّدنا بَراء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (اپنے دونوں نواسوں) حَسن اور حُسین کی طرف (محبت بھری نظر سے) دیکھا اور (ربّ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں) عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں، تُو بھی اِن سے محبت فرما۔"

38... تاریخ بغداد مدینۃ السلام، ذکر من اسمہ احمد۔۔۔ الخ، ۲۵۴۸-احمد بن محمد بن اسحاق۔۔۔ الخ، 6/59
۔۔۔ کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل اھل البیت، 12/48، حدیث: 34186

39... سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب۔۔۔، 4/523، حدیث: 4136

محبتِ الٰہی کے دو شاہکار

(18)عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: ”مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُقِيمٌ“۔ [40]

حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت حَسَن اور جناب حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے متعلّق اِرشاد فرمایا: ”جس نے ان دونوں سے محبت کی، وہ میرا محبوب ہو گیا اور جو میرا محبوب ہو گیا، اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرماتا ہے اور جس شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ محبت فرمائے، اُسے جَنَّاتِ نعیم (نعمتوں والے باغات) میں داخل فرمائے گا۔ اور جس نے ان دونوں (حسن و حسین) سے بُغض رکھا یا ان سے بغاوت کی، وہ میری بارگاہ میں بھی مبغوض ہو گیا اور جو میری نظر میں مبغوض ہو گیا، وہ اللہ جبّار عَزَّوَجَلَّ کے جلال و غضب کا مستحق ہو گیا اور جو خُدائے قہّار عَزَّوَجَلَّ کے غضب کا شکار ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم کے عذاب میں داخل فرمائے گا اور اس کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔“

دو حَسین بوسہ گاہِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(19)عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ، يَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا مَرَّةً،

40....المعجم الکبیر للطبرانی، بقیۃ اخبار الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، 3/ 43 حدیث: 2655

حَتّٰی انْتَهٰی إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ لَتُحِبُّهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ”مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ“۔ (41)

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِ مکرَّم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک مقدّس شانے (کندھے) پر حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور دوسرے شانے پر حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سوار تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کبھی ایک شہزادے کو چومتے تو کبھی دوسرے کو بوسہ دیتے، حتی کہ ہماری مجلس میں تشریف لے آئے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! بیشک آپ تو ان دونوں سے بڑی محبت فرماتے ہیں! تو جانِ ایمان، رحمتِ عالمیان نے اِرشاد فرمایا: ”جس نے ان دونوں (حسنین کریمین) سے محبت کی، تحقیق اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو بیشک اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔“

سینۂ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لگنے والے دو پھول

(20) عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ، أَنَّهُ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ: ”إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔“ (42)

حضرت سیِّدُنا یعلیٰ عامری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: جناب سیِّدنا حسن اور حضرت سیِّدنا حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سرکارِ عالی وقار، جناب احمد مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دوڑتے ہوئے آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان دونوں شہزادوں کو اپنے نورانی سینے سے لگالیا اور ارشاد فرمایا: **بیشک اَولاد بُخل اور بُزدلی** (کے اسباب میں سے) ہے۔

41... البحر الزخار المعروف بمسند البزار، عبد الرحمن بن مسعود، 16/240، حدیث: 9410

42... سنن ابن ماجہ، ابواب الآداب، باب بر الوالدین والاحسان الی البنات۔۔۔ الخ، 3/436 حدیث: 3691

شرحِ حدیث

”حدیثِ پاک میں اَولاد کو بخل اور بزدلی کا سبب فرمانا ان کی برائی کے لیے نہیں ہے، بلکہ اِنتہائی محبت کے اظہار کے لیے ہے یعنی اَولاد کی انتہائی محبت انسان کو بخیل اور بزدل بن جانے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہ بات فطری ہے اگرچہ اللہ والوں میں اس کا ظہور کم ہوتا ہے۔ مؤمن کو اللہ اور اس کا رسول اولاد مقابلے میں (زیادہ) پیارے ہوتے ہیں۔“[43]

محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو شاہکار

(21) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ“۔[44]

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِ اکرم، حُسنِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جس نے حَسن اور حُسین سے محبت کی تو تحقیق اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان دونوں سے بُغض رکھا تو بیشک اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔“

نواسوں پر خصوصی شفقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(22) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ: ”إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ:

43…مرآۃ المناجیح، 6/367، ملخصا

44…سنن ابن ماجہ، کتاب اتباع سنۃ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب: فضائل الحسن والحسین۔۔۔ الخ، 1/233، حدیث: 142

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔"[45]

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبیِ مکرّم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت حَسن اور حضرت حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا پر یوں تعویذ (دَم) کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بیشک تمہارے والد (یعنی جدِّ اعلیٰ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے صاحبزادوں) حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حفاظت کے لیے یہ دُعا پڑھتے تھے: میں تمہیں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان و زہریلے جانور سے اور ہر بیمار کرنے والی نظر سے۔

بہترین سواری اور سوار

(23) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ"۔[46]

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: محبوبِ کبریا، امام الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سیّدنا حَسن بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو اپنے مقدّس کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے صاحبزادے! تم بہت اچھی سواری پر سوار ہو، تو نبیِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "وہ سوار بھی تو اُچھا ہے۔"

دو حَسین اور بہترین سوار

(24) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمْشِيْ

45... صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب۔۔۔ حدثنا موسی بن اسماعیل۔۔۔ الخ، ص832، حدیث: 3371

46... سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب۔۔۔، 4/523، حدیث: 4137

عَلَى أَرْبَعَةٍ وَعَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَقُوْلُ: ”نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَنِعْمَ الْعِدْلَانِ أَنْتُمَا۔“ (47)

حضرت سیّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اِس حال میں سیّدِ اَبرار، جنابِ احمد مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہِ ناز میں حاضر ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم چار پر (یعنی دونوں مبارک پاؤں اور دونوں مقدّس ہاتھوں کے بَل) چل رہے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پُشتِ انور پر حضرات حَسَن و حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سوار تھے اور سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (انہیں یہ محبت بھرا جملہ) اِرشاد فرمارہے تھے کہ: ”تم دونوں کا اُونٹ کتنا خوب ہے اور تم دونوں سوار بھی کتنے خوب ہو۔“

دو عالیشان سواریاں

(25) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، أَوْ أَحَدُهُمَا، فَرَكِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ رَفَعَ رَأْسَهُ، قَالَ بِيَدِهِ، فَأَمْسَكَهُ، أَوْ أَمْسَكَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: ”نِعْمَ الْمَطِيَّةُ مَطِيَّتُكُمَا“۔ (48)

حضرت سیّدُنا بَراء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: امامُ المرسلین، خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز پڑھاتے تو حضرات حَسَن و حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا یا ان میں سے کوئی ایک آکر سیّدِ العالمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پُشتِ انور پر سوار ہو جاتے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدہ

47… المعجم الکبیر للطبرانی، بقیۃ اخبار الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، 3/46 حدیث: 2661
۔۔۔ ”مجمع الزوائد“، کتاب المناقب، ۲۱-باب: فیما اشترک فیہ الحسن والحسین، الخ، 18/515، حدیث: 15075
۔۔۔ ”سیر اعلام النبلاء“، ۴۷-الحسن بن علی بن ابی طالب، 3/256
48… المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ علی، 4/205، حدیث: 3987

فرماتے، سجدے سے سر اُٹھاتے ہوئے ان دونوں (نواسوں) کو یا ان میں سے ایک کو تھام لیتے، پھر فرماتے: ”تم دونوں کی سواری کتنی اچھی سواری ہے۔“

پُشتِ انور کے دو نورانی سوار

(26) عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيُبَاعِدُهُمَا النَّاسُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”دَعُوهُمَا، بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي، مَنْ أَحَبَّنِي، فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ“۔ (49)

حضرت سیّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز ادا فرما رہے تھے، حضرت حَسَن اور حضرت حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پُشتِ اقدس پر بیٹھ گئے۔ لوگ ان دونوں شہزادوں کو دُور (یعنی منع) کرنے لگے تو سلطانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ان دونوں کو چھوڑ دو، ان پر میرے ماں باپ قربان!، جس نے مجھ سے محبت رکھی اُس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں (حَسن اور حُسین) سے بھی محبت رکھے۔“

دو شاندار سوار

(27) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَعِمَتِ

49…الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب اخبارہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عن مناقب الصحابۃ۔۔۔الخ، ذکر البیان بان محبۃ الحسن والحسین۔۔۔الخ، 7/563، حدیث: 7012
۔۔۔المعجم الکبیر للطبرانی، بقیۃ اخبار الحسن بن علی رضی اللہ عنہا، 3/40 حدیث: 2644

الْمَطِیَّۃُ قَالَ: ''وَنِعْمَ الرَّاکِبَانِ۔''[50]

حضرت سیِّدُنا ابو جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار سرورِ دوعالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضراتِ حَسَن اور حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو اُٹھائے ہوئے اَنصار کی ایک مجلس سے گزرے تو اَنصار صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا ہی خوب سواری ہے! جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **''دونوں سوار بھی تو کتنے خوب ہیں۔''**

پُشتِ انور کی برکتیں لینے والے شہزادے

(28) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَی ظَھْرِہِ فَإِذَا مَنَعُوْھُمَا أَشَارَ إِلَیْھِمْ أَنْ دَعُوْھُمَا فَلَمَّا قَضَی الصَّلَاۃَ وَضَعَھُمَا فِیْ حَجْرِہِ فَقَالَ: ''مَنْ أَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ ھٰذَیْنِ۔''[51]

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: امام المرسلین، خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سجدہ فرمایا تو جنابِ حَسَن اور حضرت حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پُشتِ انور پر سوار ہوگئے۔ جب لوگوں نے ان شہزادوں کو روکا (اس طرح کرنے سے منع کیا) تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لوگوں کو اِشارہ فرمایا کہ ان دونوں (حسن اور حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کو چھوڑ دو۔ پھر جب

---

50 ..... المصنّف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ۲۳-ما جاء فی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، 17/171-173، حدیث:32859

51 ..... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب الافعال المباحۃ فی الصلاۃ، ۳۳٦-باب ذکر الدلیل علی ان الاشارۃ ۔۔۔ الخ، 2/106، حدیث:887

۔۔۔ المصنّف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ۲۳-ما جاء فی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، 17/157-158، حدیث:32838

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز مکمل فرمائی تو ان دونوں کو اپنی آغوش (گود مبارک) میں لے کر ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے تو اُسے چاہئے کہ ان دونوں (حسن و حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) سے بھی محبت رکھے۔“

محبتِ حَسنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور طویل سجدے

(29) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فَيَجِيءُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَيَرْكَبُ ظَهْرَهُ، فَيُطِيْلُ السُّجُودَ فَيُقَالُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَطَلْتَ السُّجُودَ فَيَقُوْلُ: ”ارْتَحَلَنِي ابْنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعْجِلَهُ۔“(52)

حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قائد المرسلین، خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدے میں ہوتے تو حضرت حَسن اور حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آکر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پُشتِ انور پر سوار ہو جاتے۔ اس وجہ سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدوں کو طویل فرما دیتے۔ عرض کی گئی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سجدوں کو لمبا فرمادیا ہے؟ تو سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا؛ اس لئے (سجدے سے سر اُٹھانے میں) جلدی کرنے کو ناپسند جانا۔"**

نواسوں کیلئے خصوصی دعائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

(30) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَمَّا أُصِيْبَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَامَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: أَفَعَلْتُمُوْهَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ

52۔۔۔۔۔۔ مسند ابی یعلی الموصلی، بقیۃ مسند انس، ۵-ثابت البنانی عن انس، 3/ 343، حدیث: 3441
۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب المناقب، ۲۱-باب: فیما اشترک فیہ الحسن والحسین۔۔۔ الخ، 18/ 514، حدیث: 15073

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ أَسْتَوْدِعُكَهُمَا وَصَالِحَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔"[53]

حضرت سیِّدُنا حبیب بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُ الشُّہداء امام حُسین بن علی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا کو شہید کیا گیا تو صحابیِ رسول حضرت سیِّدنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: (اے ظالمو!) تم نے یہ (ظلم) کیا ہے؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبیِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو (بارگاہِ الٰہی میں) یہ عرض کرتے ہوئے سُنا ہے کہ: "اے اللہ! میں ان دونوں (حَسَن اور حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کو اور نیک مسلمانوں کو تیری پناہ و حفاظتِ خاص میں دیتا ہوں"

14 نجیب ورقیب

(31) قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ أَوْ قَالَ: رُقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا: مَنْ هُمْ، قَالَ: "أَنَا وَابْنَايَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَحُذَيْفَةُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ۔"[54]

حضرت سیِّدُنا حیدرِ کرّار مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ فرماتے ہیں: شہنشاہِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "ہر نبی کے سات (7) برگُزیدہ اور حافظین ہوئے اور مجھے چودہ (14) عطا فرمائے گئے۔" ہم (صحابہ) نے عرض کیا: وہ کون ہیں؟

53... المعجم الکبیر" للطبرانی، حبیب بن یسار عن زید بن ارقم، 5/185، حدیث: 5037
"مجمع الزوائد"، کتاب المناقب، ۲۲-باب مناقب الحسین بن علی، 18/559، حدیث: 15137
"کنز العمال"، کتاب الفضائل، فضل اہل البیت، 12/55، حدیث: 34276

54... سنن ترمذی، ابواب المناقب، مناقب معاذ بن جبل۔۔۔ الخ، 4/526، حدیث: 4142

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں کہ) میں اور میرے دونوں بیٹے (حسن اور حُسین)، جعفر، حمزہ، ابو بکر، عمر، مُصعَب بن عُمیر، بلال، سلمان، عمار، مِقداد، حُذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔"

شرحِ حدیث

"نُجباء جمع ہے نجیب کی بمعنی شریف یا منتخب اور برگزیدہ، اور رُقَباء جمع ہے رقیب کی بمعنی حافظ و نگہبان، یعنی ہر نبی کے ان کی اُمّت میں سات اُمتی ان کے منتخب اور اُن نبی کے پاسبان ہوتے تھے مگر ہم کو اللہ تعالٰی نے ایسے برگزیدہ چودہ اَفراد عطا فرمائے۔"[55]

سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سردار بیٹا

(32) أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُوْلُ: "اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔"[56]

حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ (نُفَیع بن حارث) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو منبرِ اقدس پر فرماتے ہوئے سُنا، درانحالیکہ حضرت سیِّدنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پہلو مبارک کے پاس موجود تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کبھی لوگوں کو ملاحظہ فرماتے تھے اور کبھی اپنے شہزادے حَسَن کی طرف توجہ فرماتے

55... مرآۃ المناجیح، 8/558

56... صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ص921، حدیث: 3746

تھے۔ ارشاد فرماتے تھے کہ: ”میرا یہ بیٹا (حسن) سردار ہے، شاید کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صُلح کرا دے۔“

شرحِ حدیث

شارِحِ بخاری امام احمد قسطلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ حدیثِ پاک کے کلمات ”اِبْنِی هٰذَا سَيِّدٌ“ (میرا یہ بیٹا سردار ہے) کے تحت فرماتے ہیں: ”كَفَاهُ هٰذَا فَضْلاً وَ شَرَفاً۔“[57] یعنی سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا یہ فرمان ہی حضرت حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کی فضیلت و شرف کے لئے کافی ہے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ

(33) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا۔“ أَوْ كَمَا قَالَ[58]

حضرت سیّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سیّدِ عالَم، حُسنِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم اِنہیں اور حضرت سیّدنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا کو پکڑتے تھے اور (ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کرتے تھے: ”اے اللہ! میں اِن دونوں سے مَحبت کرتا ہوں، تُو بھی اِن سے محبت فرما۔“

57… ”ارشاد الساری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، 8/231، تحت الحدیث: 3746

58… صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ص921، حدیث: 3747

شرحِ حدیث

”یہ حضرت اُسامہ کی انتہائی عظمت ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعامیں انہیں حضرت حسن کے ساتھ ملایا۔“[59]

راکبِ دوشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(34) قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ: ”اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أُحِبُّہٗ فَأَحِبَّہٗ۔“[60]

حضرت سیّدُنا بَراء رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا کہ حضرت سیّدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ کے مبارک کندھے پر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (ربِّ کریم کی بارگاہِ بے نیاز میں) عرض کر رہے تھے کہ: ”اے اللہ! میں اِس سے محبت کرتا ہوں، تُو بھی اِس سے محبت فرما۔“

شرحِ حدیث

”یعنی جس درجہ کی محبت ان سے میں کرتا ہوں تو بھی اسی درجہ کی محبت کر یعنی بہت زیادہ، ورنہ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تو پہلے ہی سے اللہ کے محبوب تھے۔“[61]

حَسَنِ مُجتبیٰ سیّدُ الاَسْخِیَا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

59... مرآۃ المناجیح، 8/464

60... صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ص921، حدیث:3749

61... مرآۃ المناجیح، 8/459

محبتِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی جزاء

(35) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ۔"[62]

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے متعلّق بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے اللہ! بیشک میں اِس سے محبت کرتا ہوں، تُو بھی اِس سے محبت فرما اور اِس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت فرما۔"

مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

(36) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ۔"[63]

حضرت سَیِّدُنا یَعلٰی بن مُرّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سیّد السّادات، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "حُسین مجھ سے ہے اور میں حُسین سے ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے محبت فرمائے جو حُسین سے محبت کرے۔ حُسین اَسباط میں سے ایک سبط ہیں۔"

شرحِ حدیث

"سبط وہ درخت جس کی جڑ ایک ہو اور شاخیں بہت یعنی جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اَسباط کہلاتے تھے کہ ان سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل

62... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ص:1206 حدیث:2421

63... سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب:4/520، حدیث:4129

شریف بہت چلی، ربّ فرماتا ہے:"وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا"[64] (ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ۔) ایسے ہی میرے حُسَین سے میری نسل چلے گی اور ان کی اَولاد سے مشرق و مغرب بھرے گی، دیکھ لو آج ساداتِ کرام (سیّد حضرات) مشرق و مغرب میں ہیں اور یہ بھی دیکھ لو کہ حَسنی سیِّد تھوڑے ہیں، حُسَینی سیِّد بہت زیادہ ہیں (یہ) اس فرمانِ عالی کا ظہور ہے۔"[65]

محبتِ حسنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی اِک جھلک

(37) عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ بُکَاءَ الْحَسَنِ أَوِ الْحُسَیْنِ فَقَامَ فَزِعاً فَقَالَ: "إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ، لَقَدْ قُمْتُ إِلَیْهِ وَمَا أعقل۔"[66]

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: رسولِ کریم، جنابِ رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت حَسن یا حضرت حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے رونے کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پریشان ہوگئے اور اِرشاد فرمایا: **"بیشک اَولاد آزمائش ہے، میں غور کئے بغیر ہی ان کے لئے کھڑا ہو گیا ہوں۔"**

محبتِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اِک جھلک

(38) عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ زِیَادٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا، فَمَرَّ عَلَی بَیْتِ فَاطِمَةَ، فَسَمِعَ حُسَیْنًا یَبْکِیْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ،

64… پ:7، الاعراف:160

65… مرآۃ المناجیح، 8/479-480

66… المصنّف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ۲۳-ما جاء فی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، 17/167، حدیث:32850

فَقَالَ: ”أَلَمْ تَعْلَمِيْ أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِيْ۔“[67]

حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو زیاد رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے روایت فرمایا: سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے گھر سے باہر تشریف لائے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا گزر خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے گھر کے پاس سے ہوا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سُنا کہ حضرت سیِّدنا حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ رو رہے ہیں، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے) فرمایا: ”تمہیں معلوم نہیں کہ اِس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔“

اِمدادِ رسولِ جمیل و جبرئیل صلی اللہ علیہما وسلم

(39) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: اِصْطَرَعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”هِيَ حَسَن، “فَقَالَتْ لَهُ فَاطِمَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تُعِيْنُ الْحَسَنَ كَأَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنَ الْحُسَيْنِ، قَالَ: ”إِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُعِيْنُ الْحُسَيْنَ، وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أُعِيْنَ الْحَسَنَ۔“ مُرْسَل[68]

حضرت سیِّدُنا محمد بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور جانِ عالَم، رسولِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے حضرت سیِّدنا حَسن اور جناب سیِّدنا حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کُشتی کر رہے تھے، جانِ ایمان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے: "حَسن جلدی کرو!" تو خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے بابا جان کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ حَسن کی مدد فرما رہے ہیں، گویا کہ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حُسین سے زیادہ محبوب ہیں؟ شاہِ اِنس و جان

67... المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶-۱ الحسین بن علی ۔۔۔ الخ، 3/124 حدیث: 2847

68... الخصائص الکبری، باب ماشرف بہ اولادہ وازواجہ ۔۔۔ الخ، 2/465

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”بیشک سیِّد الملائکہ جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُسین کی مدد کر رہے ہیں، اس لئے مجھے یہ پسند ہوا کہ میں حسن کی مدد کروں۔“

انمول وارثتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(40) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا، فَقَالَ: ”أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِيْ وَسُؤْدُدِيْ، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُرْأَتِيْ وَجُوْدِيْ۔“(69)

شہزادیِ رسول، خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے: یہ سیِّدِ عالَم، حُسنِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مرض الوصال میں حضرت حَسن اور حضرت حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو لے کر حاضرِ بارگاہِ رسالت ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وِراثت میں سے کچھ حصّہ عطا فرمایئے۔ تو سلطانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”حَسن کے لئے میری ہیبت اور سیادت (وجاہت و سرداری) ہے اور حُسین کے لئے میری جُرأت اور سخاوت ہے۔“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

69...المعجم الکبیر للطبرانی، زینب بنت ابی رافع عن فاطمۃ، 22/ 423، حدیث: 1041

ماخذ و مراجع

صحیح بخاری	دار ابن کثیر
صحیح مسلم	دار الفکر
سنن ترمذی	دار التاصیل
سنن ابو داود	دار التاصیل
سنن ابن ماجہ	دار التاصیل
الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان	دار التاصیل
صحیح ابن خزیمۃ	دار المیمان
المصنّف لابن ابی شیبۃ	شرکۃ دار القبلۃ / مؤسسۃ علوم القرآن
مسند ابی یعلی الموصلی	دار التاصیل
البحر الزخار المعروف بمسند البزار	مکتبۃ العلوم والحکم
المعجم الکبیر للطبرانی	مکتبہ ابن تیمیہ
المعجم الاوسط للطبرانی	(دار الحرمین)
مجمع الزوائد	دار المنہاج
کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ
تاریخ مدینۃ دمشق المعروف بابن عساکر	دار الفکر
تاریخ بغداد مدینۃ السلام	دار الغرب الاسلامي
سیر اعلام النبلاء	مؤسسۃ الرسالۃ
اسد الغابۃ	دار الکتب العلمیۃ
الخصائص الکبری	دار الکتب العلمیۃ
الشرف المؤبد	مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ
مرآۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
فتاوی شارح بخاری	مکتبہ برکات المدینہ
سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ
امام حَسَن کی 30 حکایات	مکتبۃ المدینہ
امامِ حُسین کی کرامات	مکتبۃ المدینہ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافِلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر ”نیک اَعمال“ کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے **”مَدَنی قافِلوں“** میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکریم۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net